شرعاً مستثنیٰ کردہ اغراض کے علاوہ کتّے پالنے کی حُرمت

تحريم اقتناء الكلاب إلا ما استثناه الشرع

« باللغة الأردية »

شیخ محمد صالح المنجد۔حفظہ اللہ۔

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2014 – 1436

IslamHouse.com

شرعاً مستثنی کردہ اغراض کے علاوہ کتّے پالنے کی حُرمت

شرعاً مستثنی کردہ اغراض کے علاوہ کتّے پالنے کی حرمت

سوال: گھروں میں کتّے پالنے کا کیا حکم ہے ؟۔

الحمدللہ :

اوّل: مسلمان شخص کے لیے کتّا پالنا جائز نہیں، لیکن اگر اسے شکار یا جانوروں کی حفاظت یا کھیتی کی رکھوالی کے لیے کتّے کی ضرورت ہو تو وہ رکھ سکتا ہے .

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے کتّا رکھا اس کے اجر وثواب میں سے روزانہ ایک قیراط کمی ہو جاتی ہے، لیکن کھیتی یا جانوروں کے لیے رکھے گئے کتے کی بنا پر نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2145)۔

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے شکار اور جانور، اور کھیتی کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے کتّا پالا تو اس کے اجر وثواب میں سے روزانہ دو قیراط کمی ہو جاتی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2974)۔

اور امام مسلم نے ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے جانور یا شکار کے علاوہ کتا پالا تو اس کے اجر و ثواب سے یومیہ ایک قیراط اجر کم کر دیا جاتا ہے "

عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا کھیتی کی رکھوالی کے لئے رکھے گئے کتّے کے علاوہ " صحیح مسلم حدیث نمبر(2943)۔

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس حدیث میں شکار، اور جانور کی رکھوالی کے لئے، اسی طرح کھیت کی نگرانی کے لئے کتّے رکھنے کا جواز ہے"۔

اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بلاشبہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتّا اور تصویر ہو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3640)، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

چنانچہ یہ احادیث کتّا پالنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں، مگر ان اغراض کے لئے جائز ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستثنٰی کر دیا ہے .

ایک اور دو قیراط اجر وثواب کم ہونے والی احادیث کے درمیان جمع وتطبیق میں علماء کرام کا اختلاف ہے .

ایک قول یہ ہے کہ: اگر کتّا زیادہ اذیّت ناک ہو تو اس کا اجر دو قیراط یومیہ کم ہو گا، اور اگر اس کی اذیّت کم ہو تو پھر ایک قیراط یومیہ کم ہو گا.

اور ایک قول یہ ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہ بتایا کہ یومیہ ایک قیراط کمی ہوتی ہے، پھر اس سزا کو زیادہ کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قیراط کمی بیان کی، تا کہ کتّا رکھنے اور پالنے سے لوگ مزید متنفّر ہو جائیں۔

اور قیراط کی مقدار اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، اور مراد یہ ہے کہ اس کے عمل کے اجر سے کچھ حصہ کم ہو جاتا ہے۔

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (10 / 342) اور فتح الباری (5 / 9)۔

ریاض الصالحین کی شرح میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"انسان کے لیے کتّا رکھنا اور پالنا حرام ہے، بلکہ یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے، کیونکہ جو شخص مستثنیٰ کردہ مقاصد کے علاوہ کتا پالتا ہے اس کے اجر میں سے یومیہ دو قیراط کمی ہو جاتی ہے ....

اور اللہ تعالیٰ کی حکمت میں سے ہے کہ خبیث اشیاء خبیث لوگوں کے لیے ہی ہیں، اور خبیث لوگ خبیث اشیاء کے لیے ہیں، اور کہا جاتا ہے: کہ مشرق و مغرب میں یہود و نصاریٰ اور کمیونسٹ کفّار میں سے ہر ایک شخص نے کتا پال رکھا ہے، جسے وہ اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اس سے اللہ کی پناہ!، اور وہ اسے روزانہ صابن اور دوسری صاف کرنے والی اشیاء سے دھوتا ہے! حالانکہ اگر اسے وہ سارے سمندر کے پانی اور پوری دنیا کے صابن سے بھی دھوئے تو وہ پاک نہیں ہو گا! کیونکہ اس کی نجاست عینی ہے، اور نجاست عینیہ یا تو تلف

کرکے ، یاپھر مکمل طور پر زائل کرکے ہی پاک ہوتی ہے۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت میں سے ہے، اللہ کی حکمت ہے کہ یہ خبیث لوگ اس سے ہی مالوف ہوتے ہیں جو خبیث ہو، جیسا کہ یہ لوگ شیطان کی وحی سے بھی مالوف ہوتے ہیں؛کیونکہ ان کا یہ کفر شیطان کی وحی اوراس کے حکم سے ہے،اس لیے کہ شیطان فحاشی اور برائی کا حکم دیتا ہے،اور کفر و ضلالت کا حکم دیتا ہے، تو یہ کفار شیطان کے غلام اور خواہشات کے بندے ہیں،اور یہ خبیث بھی ہیں جو خبیث اشیاء سے ہی مالوف ہوتے ہیں. اللہ تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اورانہیں ہدایت نصیب فرمائے" انتہی .

دیکھیں شرح ریاض الصالحین (4 / 241)۔

دوم :

کیا گھروں کی رکھوالی کے لیے کتّا پالنا جائز ہے ؟

جواب :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین اغراض کے لیے کتا پالنا مستثنی قرار دیا ہے، اور وہ درج ذیل ہیں :

1۔ شکار کے لئے ۔

2۔ جانوروں کی حفاظت کے لئے ۔

۳۔ کھیتوں کی رکھوالی کے لئے ۔

چنانچہ بعض علماء کرام کا مسلک ہے کہ ان تین اسباب کے علاوہ باقی اسباب کے لیے کتا پالنا جائز نہیں ہے .

اور باقی علماء کرام کا کہنا ہے کہ : ان تینوں پر قیاس کرتے ہوئے ان جیسے یا اس سے بہتر اسباب کے لیے بھی کتا رکھنا اور پالنا جائز ہے، کیونکہ جب جانوروں اور کھیتوں کی رکھوالی کے لیے کتا پالنا جائز ہے تو پھر گھروں کی رکھوالی کے لیے کتّا پالنا بدرجہ اولٰی جائز ہوگا۔

امام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں کہتے ہیں :

" کیا گھروں، اور راستوں وغیرہ کی رکھوالی کے کتّے پالنا جائز ہیں ؟

اس میں دو قول ہیں :

پہلا : احادیث کے ظاہر کی بنا پر جائز نہیں، کیونکہ احادیث میں کھیتی یا جانوروں کی رکھوالی اور شکار کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے کتا پالنے کی صریحا ممانعت ہے .

اور ان دونوں میں صحیح ترین قول: تینوں پر قیاس کر کے، اور احادیث سے سمجھ میں آنے والی علّت ضرورت پر عمل کرتے ہوئے جواز کا ہے " انتہی .

دیکھیں: شرح مسلم للنووی(10 / 340)۔

اور امام نووی رحمہ اللہ نے جو گھر کی رکھوالی کے لیے کتّا رکھنے کے جواز کو صحیح قرار دیا ہے، اسے

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی صحیح مسلم کی شرح میں صحیح کہا ہے، چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ :

" صحیح یہ ہے کہ گھروں کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا جائز ہے، اور جب کسی منفعت مثلا شکار کے لیے کتا پالنا جائز ہے، تو پھر کسی نقصان اور ضرر کو دور کرنے اور اپنی حفاظت کے لیے بدرجہ اولی جائز ہو گا "

انتہی .

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب